فقہ حنفی کی امتیازی شان

حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ
بانی جامعہ خیر المدارس ملتان

اس زمانِ فساد وعدوان میں جہاں اور بہت سے بے گناہ ظلم وتعدی کا شکار ہورہے ہیں وہاں حنفی فقہ اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی مورد طعن وملامت قرار دیئے جاچکے ہیں اس لیے ہم فقہ حنفی کے متعلق مختصراً عرض کرنا چاہتے ہیں تاکہ اہلِ فہم ودانش جادۂ اعتساف سے محترز ہوکر شاہراہ انصاف وتوسط پر گامزن ہوسکیں لہٰذا سُنیے اور بغور سُنیے!

فقہ حنفی کے اُصول وفروع کا دارومدار حضرت امام ابوحنیفہؒ کے اصول وفتاویٰ ہیں، اوران کے اصول وفتاویٰ کا مدار حضرت ابراہیم نخعی کے اصول وفتاویٰ ہیں۔ استاد الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وکان ابو حنیفة الزمهم بمذهب ابراهيم و اقرانه لايجاوزه الا ماشاء الله و كان عظيم الشان فى التخريج علىٰ مذهبه دقيق النظر فى وجوه التخريجات مقبلا على الفروع اتم اقبال (حجۃ اللہ البالغہ)

یعنی فقہاء کوفہ میں مذہب ابرہیم کے زیادہ پابند امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تھے اور امام صاحبؒ نے شاذ ونادر ہی کسی مسئلہ میں ابراہیمؒ سے خلاف کیا۔ یہ قوانین کلیہ سے جزئیات کے حُکم دریافت کرنے میں بڑے بلند خیال تھے، خصوصاً ابراہیم کے مذہب پر جزئیات کے حکم معلوم کرنے میں ان کو بڑا ملکہ تھا۔ جب کسی جزئی کا حکم دریافت کرتے تو ان کی اس پر نہایت گہری نظر اور پُوری توجہ ہوتی۔

حضرت ابراہیم نخعیؒ کے اصول وفتاویٰ کا مدار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فتاویٰ وقضایا ہیں۔

واصل مذهبه فتاوىٰ عبدالله بن مسعودؓ و قضايا علیؓ وفتاوىٰ و قضايا شريح وغيره من قضاة الكوفة فجمع مايسره الله ثم صنع فى اٰثارهم ---الخ (حجۃ اللہ البالغہ)

یعنی ابراہیم نخعیؒ نے اپنے مذہب کی بنیاد عبداللہ بن مسعودؓ اور علی رضی اللہ عنہم اور قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ

قضاۃ کوفہ کے فتووں اور فیصلوں پر قائم کی اور انہیں سے ہر بات میں جُدا جُدا مسائل کو جمع کیا اور ترتیب دیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما تمام صحابہ کرام کے علوم قرآن وسنت کے لیے جامع وحاوی تھے۔علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

قال مسروق شاممت اصحاب محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم فوجدت علمھم انتھی الیٰ ستّۃ الی علیّ وعبداللّٰہ بن مسعودؓ و عمر بن الخطابؓ و زید بن ثابتؓ و ابی الدرداءؓ وابی بن کعبؓ ثم شاممت الستۃ فوجدت علمھم انتھی الیٰ علیؓ و عبداللّٰہؓ (اعلام الموقعین)

یعنی مسروق (تابعی) کہتے ہیں کہ میں نے تمام صحابہؓ کا علم ان چھ صحابیوں میں پایا: "علیؓ،عبداللہ بن مسعودؓ، عمر بن الخطابؓ، زید بن ثابتؓ، ابوالدرداءؓ، ابی بن کعبؓ اور ان چھ کا علم ان دوصحابیوں میں دیکھا: علیؓ بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعودؓ۔

مذکورہ بالا بیان سے قارئین اس نتیجے پر پہنچ گئے ہوں گے کہ جب تمام علوم قرآن وسنت کے مخزن حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ ہیں اور ان دو میں سے بھی حضرت علیؓ کا علمی خزانہ محفوظ نہ رہا مگر وہی جو بوساطت اصحاب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ محفوظ ہے۔ عن المغیرۃ قال لم یکن یصدق علیٰ علیؓ فی الحدیث عنہ اِلامن اصحاب عبداللّٰہ بن مسعود۔ (صحیح مسلم)

اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے علوم کے صحیح وارث بوسائط حضرت امام ابوحنیفہؒ ہیں، تو فقہ حنفی بلاشک وتردّد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی فقہ کا مجموعہ ہے جس کے بارے میں آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

تَمَسَّکُوا بعھدابن ام عبد...... یعنی تم لوگ ابن مسعود کے مسائل واحکام پر خوب پختگی سے عمل کرو۔ (ترمذی)

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم رضیت لامتی مارضی لھا ابن ام عبد وسخطت لھاما سخط لھا ابن ام عبد...... یعنی عبداللہ بن مسعودؓ میری امت کے لیے جس تجویز اور اَحکام ومسائل کو پسند کریں میں بھی اُسے پسند کرتا ہوں اور جس کو ابن مسعودؓ ناپسند کریں میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔ (کنز العمال)

فقہ حنفی یوں تو بے شمار خصوصیات کی حامل ہے یہاں پر چند ایک بطورِ مثال پیش کی جاتی ہیں:

۱......اس کی تدوین کسی ایک دو فرد نے نہیں کی بلکہ اہل تحقیق کی ایک عظیم جماعت کے ہاتھوں یہ بے مثال تاریخی کارنامہ حدِ تکمیل کو پہنچا۔ چناں چہ حضرت امام اعظمؒ نے اپنے ایک ہزار شاگردوں کے مجمع میں سے چالیس حضرات کا انتخاب فرمایا (ان چالیس حضرات کا تفصیلی تذکرہ اَنوار الباری شرح بخاری حصہ اول میں دیکھا جاسکتا ہے۔) جو سب کے سب اپنے وقت کے کِبار مجتہدین شمار ہوتے تھے اور یہ چالیس حضرات تو وہ تھے جو باقاعدہ تدوین فقہ کے کام میں ذمہ دارانہ حصہ لیتے تھے، ان کے علاوہ دوسرے محدّثین وفقہاء حضرات بھی اکثر حدیثی وفقہی مباحث میں

حصہ لیتے اور اپنی اپنی صوابدید کے موافق کہنے سننے کا برابر حق رکھتے تھے۔ ہر مسئلہ پر بحث ومباحثہ کے بعد حضرت امام صاحب رحمہ اللہ تقریر فرماتے تو سب حضرات خاموشی سے سنتے اور تحقیق مکمل ہو چکنے پر اسے منضبط کر لیا جاتا تھا۔

تدوین فقہ کا یہ طرز خاص درحقیقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی کی تعمیل میں تھا جسے طبرانی نے اوسط میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے:

"قلت یارسول اللّٰہ ان ینزل بنا امرلیس فیہ بیان امرولا نھی فماتأ مرنی قال تشاوروا الفقھاء والعابدین ولاتمضوافیہ رائی خاصة"

''میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر کوئی ایسا امر پیش آجائے جس میں امر ونہی منصوص نہ ملے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ارشاد فرمایا:...... فقہاء وعابدین سے مشورہ کرو اور کسی ایک کی رائے پر مت چلو۔''

یہی وجہ ہے کہ مذہب حنفی جو دراصل ایک شورائی مذہب تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک "یداللّٰہ علی الجماعة" سے مؤید تھا ہر زمانہ میں مقبول خاص وعام رہا۔

۲...... فقہ حنفی کی بنیاد حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مسائل وفتاویٰ پر قائم ہے، چناں چہ شاہ صاحب رحمہ اللہ 'حجۃ اللہ البالغۃ' میں ایک طویل بحث کے ذیل میں نقل فرماتے ہیں کہ امام صاحبؒ کے اُستاذ الاستاذ حضرت امام نخعی رحمہ اللہ نے اپنے مذہب کی بنیاد حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے مسائل وفتاویٰ پر قائم کی اور حضرت امام صاحبؒ کے متعلق لکھتے ہیں:

"وکان الزمھم لمذھب ابراھیم واقرانہ" (حجۃ اللہ البالغۃ ص۱۱۶ ج۱)

کہ امام ابوحنیفہؒ ابراہیم نخعیؒ اور ان کے معاصرین کے مذہب کو بہت شدت سے لازم پکڑے ہوئے تھے۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

واصل مذھبہ فتاویٰ عبداللّٰہ بن مسعود و قضایا علیؓ و فتاواہٗ وقضایا شریح وغیرہ من قضاة الکوفة (ایضاً، ۱۱۷)

آپ کے مذہب کی اصل بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت علیؓ کے فتاویٰ اور فیصلہ جات ہیں، نیز قاضی شریح اور دیگر قضاۃِ کوفہ کے فیصلے (بھی سامنے رکھے گئے)

جامعیت حضرت علیؓ وابن مسعودؓ:

عن مسروق شاممت اصحاب محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم فوجدت علمھم ینتھیٰ الی الستة الی علیؓ و عبداللّٰہؓ و عمرؓ و زید بن ثابتؓ و ابی الدرداءؓ و ابی ابن کعبؓ ثم شاممت الستة فوجدت علمھم انتھی الی علیؓ و ابن مسعودؓ ......(اعلام الموقعین لابن قیمؒ)

مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو (خوب) سونگھا۔ میں نے محسوس کیا کہ ان سب حضرات کا علم حضرت علیؓ حضرت عبداللہؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابوالدرداءؓ، ابی بن کعبؓ اور زید بنؓ ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سمٹ آیا ہے، پھر میں نے ان چھ حضرات کو سونگھا تو اُن کا علم حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ میں سمٹا ہوا پایا۔ نیز فرماتے ہیں ان دونوں کا ابرِ علم یثرب کی پہاڑیوں سے اٹھا اور کوفہ کی وادیوں پر برسا۔ ان دونوں آفتاب و ماہتاب نے ریگستان کوفہ کے ذرّہ ذرّہ کو چمکا دیا تھا۔

فقہ حنفی کا پھیلاؤ اور قبولیت عامہ:

اسلام کے شیوع کے ساتھ ساتھ خیر القرون ہی میں فقہ حنفی کو بھی اللہ تعالیٰ نے قبولیت عامہ عطا فرمائی اور اس کا وسیع حصہ چین تک پہنچ گیا۔ چناں چہ ۲۲۸ھ میں واثق باللہ عباسی خلیفہ نے سدِ سکندری کا حال معلوم کرنے کے لیے ایک وفد بھیجا جس نے واپس آکر یہ رپورٹ پیش کی:

''محافظان سد کہ در آنجا بودند ہمہ دین اسلام داشتند و مذہب حنفی و زبان عربی و فارسی میگفتند امان سلطنت عباسیہ بے خبر بودند''

''سدِ سکندری کے محافظ جو وہاں پر موجود تھے، سب مسلمان تھے ان کا مذہب حنفی تھا، عربی و فارسی بولتے تھے لیکن سلطنتِ عباسیہ سے بے خبر تھے۔'' (ریاض المرتاض ۳۱۶: مؤلفہ نواب صدیق حسن خان صاحب)

سبحان اللہ! آبادیوں سے کہیں دور چین کے کوہستانوں میں جہاں سلطنتِ عباسیہ کے جاہ و جلال کی ہوا تو نہ پہنچ سکی تھی مگر حنفیت کا پھریرا لہرا رہا تھا۔ واللہ یؤید بنصرہ من یشاء!

تقویٰ وطہارت اور متابعتِ سنت کے علاوہ اجتہاد میں حضرت امام اعظمؒ کا انفرادی مقام فقہ حنفی کا خصوصی امتیاز ہے چناں چہ مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

امام اعظم کوفیؒ کہ بہ برکت تقویٰ و ورع و بدولتِ متابعت سنت درجۂ علیا در اجتہاد یافتہ است کہ دیگراں در فہم آں عاجز اند و مجتہداتِ اُورا بواسطہ دقّتِ معانی مخالفِ کتاب و سنت دانند و اُورا و اصحابِ اُورا اصحاب الرائ پندارند کل ذلک لعدم الوصول الی حقیقۃ علمہ و درایتہ عدم الاطلاع علی فہمہ و فراستہ (مکتوبات ج ۲)

''امامِ اعظم رحمہ اللہ نے اپنے تقویٰ وطہارت اور متابعتِ سنت کی بدولت اجتہاد میں وہ بلند مقام پایا ہے کہ دوسرے اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں، اور آپ کے اجتہادی مسائل کو دقتِ معانی کے سبب قرآن وحدیث کے مخالف جانتے ہیں، نیز آپ کو اور آپ کے اصحاب کو 'اصحاب الرائے' سمجھتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ معترضین امامِ موصوف کے علم کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکے اور نہ ہی ان لوگوں نے موصوف کے فہم وفراست پر اطلاع پائی ہے۔''

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اپنے ایک مکاشفہ میں فرماتے ہیں:

تری لی ان فی المذهب الحنفی سِرّاًغامضاً ثم لم ازل اتحدق فی هذاالسر الغامض حتی وجدت مابینهٗ وشاهدت ان لهذاالمذهب الیٰ یومنا هذارجحانا علی سائرالمذاهب (فیوض الحرمین)

''میں سمجھتا ہوں کہ مذہب حنفی ایک مخفی بھید ہے پھر میں اس سر غامض کے بارے میں مسلسل غور کرتا رہا ہوں یہاں تک کہ میں نے مشاہدہ کیا کہ اس مذہب کے لیے آج تک دیگر مذاہب پر ترجیح ثابت ہے۔''

حضرت شاہ صاحبؒ موصوف ایک دوسرے مکاشفہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

عرفنی رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ان فی المذهب الحنفی طریقة انیقة هی اوفق الطرق بالسنة المعروفة التی جمعت و نفحت فی زمان البخاری واصحابه۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات معلوم کرائی کہ مذہب حنفی ایک ایسا عمدہ راستہ ہے جو تمام راستوں کی بہ نسبت سنت معروفہ کے ساتھ زیادہ مطابقت رکھتا ہے۔'' (فیوض الحرمین، ص۴۸)

(فائدہ)......خاندانِ دہلوی تمام کا تمام حنفی المذہب تھا۔قریب قریب کے اس دور میں دہلوی حضرات علم وعمل زہد وورع اور خصوصاً علمِ حدیث میں اعلیٰ حیثیت کے حامل تسلیم کیے جاتے ہیں۔بعض لوگ عوام کو بہکانے کے لیے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ حضراتِ دہلویہ مقلد نہ تھے جو سراسر حقیقت کے خلاف ہے۔مولانا محسن تیمی رسالہ 'الیانع الجنی' صفحہ ۸ پر ایک سند پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں جس میں مولانا شاہ عبدالغنی مولانا شیخ ابوسعید، مولانا شاہ عبدالعزیز، مولانا شاہ ولی اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی کا ذکر آتا ہے:

"قلت ومن لطائف هذا اسناد انهٗ اجتمع فی اوله اربعة آخرهم ابو عبدالعزیز اشترکوافی اربع خصال وذلك انهم دهلویون سکنی وعمر یون صلباً وانهم صوفیة اصحاب الزهد و الوراع وانهم حنفیون علی مذهب النعمان ابی حنیفة وصاحبیه۔

''میں کہتا ہوں کہ سند ہٰذا کے لطائف میں سے یہ امر بھی ہے کہ اس کے شروع میں ایسے چار حضرات جمع ہو گئے ہیں جو چار خصلتوں میں شریک ہیں۔وہ یہ کہ وہ چاروں حضرات سکونت کے لحاظ سے دہلوی ہیں، نسب کے لحاظ سے عمریؓ ہیں۔زہد وتقویٰ کے حامل کامل صوفیہ ہیں۔سب کے سب حنفی ہیں امام ابوحنیفہؒ اور صاحبینؒ کے مقلد ہیں۔''

نواب صدیق حسن خاں صاحب الحطه صفحہ ۷۱ میں فرماتے ہیں: "بل هم بیت علم الحنفیه"...... " بلکہ یہ حضرات علم حنفیت کا گھرانہ ہیں۔'' مولانا قاری عبدالرحمٰن پانی پتی مرحوم، مولانا عبدالعزیزؒ اور مولانا شاہ محمد اسحٰقؒ کے متعلق لکھتے ہیں: دونوں میاں صاحب اہل سنت وحنفی المذہب تھے (کشف الحجاب صفحہ ۱۳)

نیز مولانا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے متعلق لکھتے ہیں:

''مولوی اسمٰعیل صاحب کو ہم نے دیکھا۔اہل سنت حنفی محدّث اور مفسر تھے (ایضاً صفحہ ۲۳) (بقیہ: صفحہ نمبر ۱۵)